بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

نمبر ۲۴۳	۱۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء	۲۹ شوال ۱۳۶۳ھ	۱۷ ماہ اخاء ۱۳۲۳ھ ش	جلد ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کے ذات کے درد کی تکلیف تاحال رفع نہیں ہوئی۔ احباب دعا جاری رکھیں۔ آج حضور نے باوجود علالت طبع ایک گھنٹہ کے قریب خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تقریر فرمائی۔

— صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کی کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹر نے اپریشن کی تجویز کی تھی۔ مگر بوجہ انتہائی کمزوری کے اس کا خیال فی الحال ملتوی کیا گیا۔ پنی سیلین نے بھی اسی وجہ سے زیادہ فائدہ نہیں دیا۔ اب اصل علاج دعا ہی ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں — آج دوپہر کی گاڑی سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب معہ بیگم صاحبہ۔ میاں محمد احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان شملہ سے تشریف لائے۔ حضرت نواب صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ سفر میں خون کا دورہ ہوا۔ لیکن پھر طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۹ شوال ۱۳۶۳ھ

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کو تفسیر نویسی کا چیلنج

مولوی محمد علی صاحب کا حلفیہ بادلائل فیصلہ منظور کر لیا جائیگا

مصری صاحب دس دن کے اندر اندر سورۃ یٰسین کے دوسرے رکوع کی تفسیر شائع کر دیں

مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے حسب ذیل مضمون بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے۔ مضمون نہایت فیصلہ کن ہے۔ اگر شیخ عبدالرحمن صاحب مصری آمادہ ہو جائیں۔ تو ان کی تفسیر نویسی کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ اور جب فیصلہ مولوی محمد علی صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مصری صاحب منظور نہ کریں۔

اخبار "الفضل" مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۴ء میں شیخ عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرت سر کے مضمون سے یہ معلوم ہوا۔ کہ شیخ مصری صاحب کو بھی حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بالمقابل تفسیر نویسی کا شوق پیدا ہوا ہے۔ اور تفسیر کے لئے انہوں نے دو آیات یعنی آیت استخلاف اور آیت خاتم النبیین کا انتخاب بھی خود ہی کر دیا ہے۔ حالانکہ ان دونوں آیات کی تفسیر متعدد بار فریقین کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ ایک بڑی تعداد غیر مبایعین کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے پہلے خیالات سے توبہ کر چکی ہے۔ مصری صاحب کی حضرت مصلح موعود فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ سے تفسیر میں مقابلہ کی آرزو کی غیر معقولیت شیخ عطاء اللہ صاحب اپنے مضمون میں مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں۔ لیکن اگر مصری صاحب کو اپنی تفسیر دانی پر کچھ ناز ہے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ سورۃ یٰسین کے دوسرے رکوع کی ایک مختصر تفسیر لکھیں۔ جس میں ان امور کی وضاحت فرمائیں۔ کہ وہ تین رسول جو اصحاب القریہ کی طرف بھیجے گئے کون تھے۔ رجل یسعیٰ کون تھا۔ اور دخول جنت وغیرہ امور سے کیا مراد ہے۔ لیکن تفسیر پہلے مفسروں کی تفسیروں کی نقل نہ ہو۔ بلکہ ایسی ہو جسے نئی تفسیر کہا جا سکے۔ میں نے اس رکوع کی مختصر تفسیر ۱۹ رمضان المبارک کو لکھ کر ایڈیٹر صاحب ریویو کے نام بذریعہ ڈاک بھیجی ہے۔ اور میری تفسیر قدیم مفسرین میں سے کسی کی تفسیر میں بیان نہیں ہوئی۔ کم از کم جن تفسیروں کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ ان میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اب اگر مصری صاحب کو تفسیر دانی کا دعوےٰ ہے۔ تو وہ بھی اس رکوع کی تفسیر لکھیں۔ اور اخبار پیغام صلح میں شائع کریں۔ اور اس کی اشاعت کے بعد میری تفسیر بھی اخبار الفضل یا ریویو میں شائع کر دی جائے گی۔ ان دونوں تفسیروں کی اشاعت کے بعد اگر مولوی محمد علی صاحب حلفیہ بادلائل لکھ دیں۔ کہ مصری صاحب کی تفسیر میری تفسیر سے زیادہ معقول اور نئی تفسیر ہے۔ جو پہلے مفسرین کی کتب میں مذکور نہیں ہے۔ تو میں مصری صاحب کی خدمت میں ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کروں گا۔ اب اگر مصری صاحب میں ہمت ہے۔ تو وہ میدان میں آئیں۔ اور اپنی تفسیر دانی کا ثبوت پیش کریں۔ میری اس تحریر کی اشاعت کے بعد دس دن کے اندر اندر مصری صاحب کو اپنی تفسیر پیغام صلح میں اشاعت کے لئے دے دینی چاہیئے۔

اخبار "زمیندار" اور علماء کا فتویٰ

اخبار "زمیندار" کو اپنے فتوے باز علماء کی حقیقت خوب اچھی طرح معلوم ہے۔ چنانچہ مولوی ظفر علی صاحب ایک موقعہ پر خود اعلان کر چکے ہیں۔ کہ "مسلمانوں کو علماء کے فتووں پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے ..... علماء کے فتووں نے ترکوں اور خانہ خدا پر گولیاں چلوائیں۔ اور وہ کچھ کیا جو ایک سچا مسلمان کسی حالت میں گوارا نہیں کر سکتا" (دور جدید یکم جون ۱۹۳۶ء) اس کے علاوہ مولوی صاحب کو ذاتی طور پر بھی علماء کی فتویٰ بازی کا کافی تجربہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء میں علماء نے دفتر "زمیندار" کے سامنے جلسہ کیا۔ جس میں "اعلیٰ حضرت بریلوی" نے اعلان کیا۔ کہ

"میرا فتوےٰ مولوی ظفر علی کے متعلق یہ ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کا کفر اس حد تک پہنچ گیا ہے۔ کہ اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی۔ اور اب اسکو حق حاصل ہے کہ بلا عدت کسی اور سے نکاح کرے۔ جو شخص اسکے کافر ہونے میں شک کریگا۔ وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور اسکی بیوی پر بھی طلاق ہو جائے گی"۔ (پرکاش ۷ جون ۱۹۲۵ء)

مگر باوجود اس کے جب جماعت احمدیہ کا ذکر آئے۔ تو یہی "زمیندار" علماء کے فتویٰ کفر کے ساتھ پیش کر کے لکھتا ہے۔ کہ "علماء متفقہ طور سے فتوے دے چکے ہیں۔ کہ مرزائی پارٹی قطعی اور یقینی طور سے کافر ہے"۔ "زمیندار" کو سوچ سمجھ کر علماء کے فتوے کو کچھ وقعت دینی چاہیئے۔ ورنہ مولوی ظفر علی اور ان کے خاندان کو بھی اپنی فکر کر لینی چاہیئے۔

ان لوگوں کی عجیب حالت ہے۔ ایک دوسرے کو کافر دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دیں گے۔ بدترین مخلوق بنائیں گے۔ اسلام کے دشمن کہیں گے۔ لیکن جب احمدیت کا معاملہ ہو گا۔ تو سب شیر و شکر ہو جائیں گے۔ "زمیندار" احرار کو جو کچھ سمجھتا ہے۔ وہ اسکی تحریروں اور نظموں سے ظاہر ہے۔ لیکن حال میں جب احرار نے کانفرنس کی آڑ میں فتنہ انگیزی کرنی چاہی۔ تو "زمیندار" ۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء نے لکھا "مرزائیت کا فتنہ بلا امتیاز عقائد تمام مسلمانوں کے لئے تشویش انگیز ہے۔ جب تک اس فتنے کو موت کی نیند نہیں سلایا جاتا۔ مسلمان اعتقادی طور پر مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہمارا تعاون اور ہماری ہمدردی احرار کانفرنس قادیان کے

ایڈیٹر غلام نبی

بابو عبدالرحمن صاحب ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

ملک محمد شریف صاحب مبلغ کا خط

اٹلی میں جنگی قید کے مصائب سے رہائی پانیکے بعد مکرم ملک محمد شریف صاحب مبلغ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو پہلا خط لکھا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

سیدی ومولائی وآقائی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ از سر نو ایک آزاد شہری کی سی زندگی کا آغاز ہوا ہے۔ الحمدللہ۔

برادرم مکرم محمود احمد صاحب (دہلی) اٹلی کے مختلف شہروں میں لگاتار تلاش کے بعد مجھے اس شہر میں آکر ملے۔ اور آپ نے قادیان کی مقدس بستی اور اس کے رہنے والے خویش واقارب کے متعلق فی الحال مختصر حالات بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ایسی سعادت نصیب ہوئی

میری صحت لگاتار تکالیف برداشت کرنے کے نتیجہ میں کسی حد تک کمزور ہو چکی ہے۔ تاہم جلد ہر قسم کی کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

سردست مفصل حالات تحریر خدمت نہیں کرسکتا۔ آئندہ حضور کی خدمت میں مفصل حالات عرض کرسکوں گا۔

احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا۔

حضور کا ادنیٰ ترین خادم محتاج دعا۔ محمد شریف ملک۔ اٹلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا المصلح الموعود

ستاروں میں باہم چناں وچنیں ہے
زمان ومکاں میں چناں وہمیں ہے

فلک پر قیامت کا ہے شور برپا!
زمیں پر خروشِ رمِ آخریں ہے

نسیمِ مسیحِ محمد کے دم سے
بیابانِ ملت بہارِ آفریں ہے

وہ خوشبو ہے نوزادگانِ چمن کی
معطر ہی جس سے خیابانِ دیں ہے

نویدا یسرِ طورِ ابنائے فارس
خدائے جہاں پھر سے جلوہ گزیں ہے

دمشقِ ضلالت کی تاریکیوں میں!
منارۂ مہدی ضیا گستریں ہے

اُٹھی ہیں جہاں سے بلیٰ کی صدائیں
اَلَستُ کا فرمان پھر داوریں ہے

نشیلی ہیں امروزِ ملت کی آنکھیں
مئے دوشِ وحدت کا دَور پسیں ہے

خوشا۔ خاتمِ حلقۂ احمدیت
جڑا جسمیں فضلِ عمر سا نگیں ہے

وہ ممسوحِ عطرِ رضا ہے خدا سے
وہ نوشاہِ عالم نویلا نوئیں ہے

وہ ہے سلسبیلِ رحیقِ صداقت
وہ مینائے صہبائے تسنیمِ دیں ہے

وہ تقویمِ احسن ہے کون ومکاں میں
وہ ظلِّ لقا ہے مسیحا جبیں ہے

وہ زخمہ ہے تارِ ربابِ ازل کا
وہ مشکوٰۃِ مصباحِ نور مبیں ہے

وہ بنیانِ مرصوصِ ملت ہے حقا
وہ ناظورِ برجِ حصارِ دوئیں ہے

باسمِ تبارک وہ ہے جامِ نوشیں
بربِ مسیح وہ خُمِ انگبیں ہے

مبارک اے مرغِ نوا سنجِ صحرا
وہ طوبائے فردوسِ عرش بریں ہے

دُرِّ بے بہا اُس کے منہ کی ہیں باتیں
لبِ روح فزا اس کا روح الامیں ہے

اُسی سے ہیں فارانیاں پھر جہاں میں
اُسی سے ہویدا وہ لیلےٰ نشیں ہے

وہی رستگارِ بلا ہے خدا سے
وہی غمگسارِ غم یا سگیں ہے

اُسی کی تسلی سے تھمتے ہیں آنسو
اُسی کی تشفی بجا یہ دل رہیں ہے

ضلالت ہے یہ! اُس سے اعراض کرنا
خدا اُس کو رکھے وہ خورشیدِ دیں ہے

نگاہِ نوازش ادھر بھی ہو آقا
دعاؤں کا طالب یہ مصلحِ حزیں ہے

محمد مصلح الدین احمد سیکرٹری نیشنل ... بیکبی

پنجاب میں توسیع تبلیغ

پنجاب میں توسیع تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے ۱۸ نئے دیہاتی مراکز قائم کرنے منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقہ عمل میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جدوجہد کے لئے ذمہ دار ہوگا مراکز کے انتخاب کا سوال درپیش ہے۔ تحصیل گورداسپور، تحصیل بٹالہ کی جماعتیں تبلیغی نقطہ نظر سے "تبلیغ مقامی" کے حلقہ عمل میں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر پنجاب کی باقی تمام دیہاتی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں وسیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اور ہر صورت میں ۲۰ اکتوبر سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوادیں۔ جو دیہاتی جماعتیں مطلوبہ معلومات ارسال نہیں کریں گی۔ ان کا نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہو سکے گا۔ اور اس طرح ممکن ہے کہ وہ مرکزی برکات سے محروم رہیں۔ نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

(۱) اپنے گاؤں کا نام ڈاک خانہ تحصیل وضلع۔

(۲) اپنے گاؤں کے ارد گرد کے دس گاؤں کے نام معہ ڈاک خانہ تحصیل وضلع۔ اور اپنے گاؤں سے ان دس دیہات کا فاصلہ اور سمت۔

(۳) اپنے گاؤں اور ارد گرد کے دس گاؤں کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات:۔

(۱) کل آبادی (ب) کل تعداد احمدی مرد وعورت (ج) مسلمان کتنے اور کس کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (د) کیا ادنےٰ اقوام کے لوگ موجود ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ر) کیا گاؤں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں ارد گرد کے دیہات میں ہیں۔ اگر ہیں تو کس کس گاؤں میں۔ (ز) کیا ملحقہ دیہات کے لوگ متعصب تو نہیں ہیں (س) جنوری ۱۹۴۴ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک تعداد بیعت کنندگان (ش) مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔

انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ

۲۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء بعد نماز عصر مسجد دارالفتوح میں بصدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ ہوگا۔ انشاء اللہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں بکثرت شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ اس جلسہ میں انصار اللہ جماعت کی حاضری ضروری اور لازمی ہوگی کوئی انصار بلا کسی عذر معقول کے (جسکی اطلاع زعیم حلقہ کو پہلے سے دی جانی ضروری ہوگی) غیر حاضر نہ ہو۔

زعماء صاحبان انصار اور مہتمم صاحبان انصار حلقہ جات کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے احباب کو زیادہ سے زیادہ جلسہ میں لانیکی کوشش کریں۔ قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

ضروری اعلان

مولوی شیخ عبدالقادر صاحب کی اہلیہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرماویں۔ نیز اضلاع شیخوپورہ لائل پور، سرگودھا اور جھنگ کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مولوی عبدالقادر صاحب ۲۰ اکتوبر تک رخصت پر ہیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے اور اب کچھ عرصہ سے سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جہاں کرنیل بھروچہ نے اسکی ران کے جوڑ کے پاس اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہوگئی ہے اسلئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرماویں۔

بیگم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی خان

از مکرم جناب مولوی غلام حسین صاحب بی۔ اے۔ ایس پنشنر قادیان

مصلح موعود کے صفاتی ناموں میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتائے گئے تھے۔ ایک نام عالم الجباب ہے۔ جس کی تشریح "الفضل" مورخہ ۲۸ ہجرت ۱۳۲۳ ہش میں کی جا چکی ہے۔ ایک اور نام "شادی خان" بھی ایسا ہے۔ کہ اس کے انوکھے پن کے پیش نظر احباب پوچھا کرتے ہیں۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔

میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ ایسے نام جو الہاماً بتائے گئے ہوں۔ اس ہستی کے جس کے یہ نام ہوں منجانب اللہ ہونے کی صریح دلیل ہونے کے علاوہ اس کی شناخت کے بھی امتیازی نشان ہوا کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ اپنے اندر پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں۔ وہ مخبر کی صداقت پر بھی مُہر کر رہے ہوتے ہیں:۔

"شادی خان" نام جیسا کہ اس کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ ایک بھاری بشارت کا حامل ہے۔ مگر اس کی جو تعبیریں لی گئی ہیں۔ ان سے اس کے معانی کا دائرہ تنگ ہو کر "نکاح" تک محدود کر دیا گیا ہے۔ اور اس سے اس کی وقعت اور شوکت میں فرق آ گیا ہے۔

دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو جوڑے کے بغیر پیدا ہوتی ہو۔ اور اپنے مقصود کی تکمیل کے لئے اسکے وجود کی محتاج نہ ہو رہی ہو۔ تو حد میں یگانہ اور جوڑے کی احتیاج سے پاک اگر کوئی ہستی ہے۔ تو وہ ایک ہی ذات ہے۔ جو خالق کل شئی ہے۔ اسی کا فرمان ہے۔ کہ ومن کل شئی خلقنا زوجین لعلکم تذکرون۔ یعنی ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ الغرض ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں اگر بادشاہ بھی ہوتا ہے۔ تو وہ بھی رعایا کے بغیر ایک بے حقیقت وجود ہوتا ہے۔ آنکھ روشنی کے بغیر اور روشنی آنکھ کے بغیر بے کار چیزیں ہیں۔ مرد عورت کے بغیر اور عورت مرد کے بغیر ادھوری اور نامکمل ہستیاں ہیں۔ پس شادی سے مراد اگر صرف نکاح ہی سے لیا جائے۔ تو ایک انسانی ما یحتاج الیہ کی طرف اشارہ کر کے ایک ایسے نقص کا اظہار ہوگا۔ جو الہامی نام کی وقعت کو کھو دیتا ہے۔ کون ہے جو نکاح کا محتاج نہیں ہوا۔ برگزیدہ سے برگزیدہ ہستیاں بھی اس سے خالی نہیں رہیں۔ اں حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں جو مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آیا ہے کہ فیتزوج و یولد لہ۔ اس سے کمال مماثلت کے تقاضے ہیں اگر مصلح موعود کی تزویج اور اسکی علتہ غائی یعنی ابنائے فارس کی مصداق اولاد کے حصول کو مراد لیا گیا۔ تو وہ خود اپنی ذات میں سراپا صداقت کی ایک دلیل تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں شادی کا لفظ کئی جگہ آیا ہے۔ اسے اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو مفہوم کچھ اور ہی نکلتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اوپر کی ایک ہی مثال میں لفظ شادی کی جو تشریح ہو گئی ہے۔ وہ کافی ہے۔ ورنہ اور بہت سی مثالیں ہیں۔ جو اسی مفہوم کی مؤید ہیں۔ کہ "شادی" "ماتم" کی ضد ہے۔

پس واضح ہو گیا کہ شادی سے صرف نکاح ہی مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس اولو العزم وجود یعنی مصلح موعود کے عزائم طاہرہ اور فتوحات باہرہ مراد ہیں۔ جو اس کے ہر اصلاحی قدم سے وابستہ ہیں۔ پھر شادی کے ساتھ لفظ خان کی ترکیب خود بخود اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ یہ فتوحات ممالک متعلقہ کی موسومہ ذیل اقوام میں وقوع پذیر ہونے والی ہیں۔

بخارا تا یوپی (ہند) اور خراسان تا چینی تاتار کے علاقوں کے مسلمان لفظ خان کو اپنے نام میں ازدیاد کر کے اسے اپنی عزت کا موجب سمجھتے ہیں۔ بلکہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ایک ہندو خاندان بھی اسے اعزازاً اپنے ناموں کے ساتھ لگاتے چلا آ رہا ہے۔ اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں یہ لفظ ایک عزت کا خطاب نہ سمجھا گیا ہو۔

تواریخ سے ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم میں بخارا سے شانگھی تک کا علاقہ چین یا سین کے نام سے موسوم تھا۔ اور اس کے بادشاہ خاقان کے لقب سے ملقب ہوا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ جب ان اقوام کے افراد نے اس لقب کو اعزازاً اختیار کر لیا۔ تو وہ مخفف ہو کر صرف "خان" رہ گیا۔ اگرچہ اس کا مفہوم اب بھی سردار قبیلہ ہے۔ مگر اس علاقے کے لوگ اسے انفراداً اختیار کر کے سب کے سب خان کہلانے لگ گئے ہیں۔

سب سے اول سمرقند و بخارا کے لوگ ہیں۔ جو اگرچہ مخلوط ہیں مگر زیادہ تر بنی عیص بن اسحٰق علیہما السلام ہیں۔ دوسرے افغان ہیں جو بنی اسرائیل یعنی یعقوب بن اسحٰق علیہما السلام کی اولاد ہیں۔ تیسرے بلوچستان کے لوگ ہیں۔ جو نام کو تو بلوچ ہیں۔ مگر عرب کے بنی اسمٰعیل کی ایک شاخ ہیں۔ جو واقعہ کربلا کے بعد ادھر سے اس طرف کو نکل آئی تھی۔

پس شادی خان کے بطور پیشگوئی یہ معنے ہوں گے۔ کہ مصلح موعود کے وجود سے یہ تینوں قومیں (یعنی ترکستان اور فارس کے بنی عیص اور افغانستان کے بنی اسرائیل اور بلوچستان کے بنی اسمٰعیل سب کے سب مصلح موعود کے وجود سے فیض یاب ہوں گے۔ اور وہ اولاد ابراہیم (یعنی بنی اسمٰعیل اور بنی اسحاق) کا ایسا سردار یا خان مانا جائے گا جیسے قبیلے کا باپ ہوتا ہے (عرب میں ایسے سردار کو شیخ القوم یا امام الحی کہتے ہیں)

یہ ایک پیشگوئی ہے جس کے پورا ہونے کے آثار نمایاں ہیں۔ فتدبروا

اسلام

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

یہودیت نے ایک نہایت خوبصورت جسم تیار کیا۔ مگر اس میں جان نہ تھی۔ عیسائیت نے ایک رُوح بنائی جس کے ساتھ جسم نہ تھا۔ اور دونوں علیحدہ علیحدہ دنیا کے لئے بے کار تھے۔ اسلام نے آکر ایک ایسا وجود پیدا کیا۔ جو خوبصورت جسم بھی رکھتا تھا۔ اور خوب سیرت روح بھی یا یوں کہو کہ اس نے عیسائیت کی رُوح کو یہودیت کے جسم میں داخل کر کے ایک زندہ پتلا خلق کر دیا جو دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنے کے قابل تھا۔ اور جس میں دونوں خوبیاں جسمانی اور روحانی موجود تھیں۔ بلکہ مزید برآں اسکو نہایت اعلےٰ خوبصورت لباس سے بھی آراستہ کر دیا۔

اسی طرح موسےٰ نے ایک قوس بنائی جو محض انسانیت کی قوس تھی۔ اور عیسےٰ نے ایک قوس بنائی جو محض روحانیت یا الوہیت کی قوس تھی۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آکر ایک وتر ان دونوں کے درمیان ایسا قائم کیا۔ جس میں دونوں قوسوں کے خواص موجود ہیں۔ اور وہ نزدیک ترین اور اقرب ترین راہ تھی۔ مادہ اور روح یا جسمانیات اور روحانیات کے درمیان۔ اسی وجہ سے یہ امت بھی امت وسط کہلائی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جن مذاہب نے محض جسمانیات اور ظاہری شریعت پر زور دیا۔ ان کا راستہ لمبا ٹیڑھا اور غیر مکمل ہے۔ اور جنہوں نے محض اخلاقیات اور روحانیات پر زور دیا۔ انکا بھی یہی حال ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں باتوں کو لیا۔ اور ایک درمیانی سیدھا اور چھوٹا وتر قائم کیا۔ اور دونوں فریق سے بڑھ گئے*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا دوسرا دن

قادیان ۱۵ راہ اخاء کل خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے کیمپ میں خدام صبح ۵-۵ پر اداۂیگی نوافل تہجد کے لئے بیدار ہوئے۔ نماز فجر ادا کی۔ اور اس کے بعد ورزش اجتماعی ہوئی خدام نے چنوں کا ناشتہ کیا۔

کھیلوں کا مقابلہ

پھر کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ اور حسب ذیل مقابلے ہوئے۔ نظر۔ لمبی چھلانگ۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ سونگھنا۔ گولہ اندازی۔ نشانہ غلیل۔ ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ۔ اونچی آواز۔ پول والٹ۔ ۲ بجے خدام نے کھانا کھایا۔ نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

علمی مقابلے

چار بجے علمی مقابلے شروع ہوئے۔ ان مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل چار شقیں تجویز کی گئیں تھیں۔

(۱) حفظ قرآن یعنی دوران سال میں زیادہ سے زیادہ کس قدر قرآن مجید کسی خادم نے حفظ کیا؟

(۲) مطالعہ حدیث یعنی دوران سال میں زیادہ سے زیادہ مطالعہ حدیث کس خادم نے کیا؟

(۳) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی اس سال میں زیادہ سے زیادہ کس قدر مطالعہ کتب کسی خادم نے کیا۔

(۴) عام دینی معلومات۔

مقابلوں کا طریق یہ تھا۔ کہ اجتماع میں چونکہ خدام بلاک وار فروکش تھے اس لئے پہلے ہر بلاک کے خدام کا الگ آپس میں مقابلہ ہوا تا کہ اُن میں سے اول دوم اور سوئم رہنے والوں کا آخری مقابلہ کر کے سارے خدام میں سے ان چار شقوں میں اول اور دوئم رہنے والوں کا فیصلہ کیا جا سکے۔ ہر چہار بلاکوں کے بلاک لیڈر اور ایک ایک عالم سلسلہ اپنے اپنے بلاک میں موجود تھے۔ سوا گھنٹہ تک بلاکوں کا مقابلہ جاری رہا پھر اجتماعی طور پر سب خدام کو اکٹھا کر کے ان کے سامنے بلاکوں میں سے اول دوئم سوئم رہنے والوں کا مقابلہ ہوا۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم اور مولوی ظفر محمد صاحب جج تھے۔ جو ہر خادم سے مندرجہ بالا شقوں کے متعلق سوالات کرتے سوال و جواب سب خدام کے سامنے ہوتے جس کی وجہ سے سب اُن میں دلچسپی لے سکتے تھے۔ اول الذکر تین شقوں اجتماعی مقابلہ کل ختم ہو گیا۔ دینی معلومات کا مقابلہ آج پر ملتوی ہوا۔ اسی دوران میں پیغام رسانی کا مقابلہ بھی ہوا۔

تلقین عمل کا اجلاس

نماز مغرب و عشاء جمع کی گئیں۔ خدام نے کھانا کھایا۔ اور دس بجے شب تلقین عمل کا اجلاس زیر صدارت صدر محترم صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوا۔ اس اجلاس میں دو بیرونی قائدین دو مقامی زعماء۔ دو مقامی اور دو بیرونی خدام نے باری باری تقاریر کیں۔ اور اپنی عملی مشکلات پیش کیں۔ جن کے بعد بعض مرکزی عہدیداران نے ان مشکلات کا حل پیش کیا۔ اس اجلاس کی تفصیلی رپورٹ درج ذیل ہے۔

۱۔ قاضی شریف احمد صاحب قائد لدھیانہ نے اپنی مجلس کی راہ میں حائل ہونیوالی دقتیں بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں عام طور پر دو دقتیں پیش آتی ہیں۔ (۱) ہمارا حلقہ وسیع جگہوں میں پھیلا ہوا ہے اس لئے ایک جگہ سب کا اکٹھا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اس کا حل ہم نے یہ سوچا کہ کام کو مختلف مقاموں پر تقسیم کر دیا گیا۔ (۲) دوسرے چونکہ شہری انتظام میونسپل کمیٹی کے ماتحت ہے۔ لہذا ہمارے لئے مشکل ہے کہ ہم ان کے قانون میں دخل دے کر اپنا روزانہ کا کام کر سکیں۔

۲۔ عبدالرزاق صاحب اختر قائد شیخوپورہ نے بیان کیا کہ ابھی تک ہمیں کما حقہ تنظیم حاصل نہیں۔ چونکہ ہم ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے اس لئے روزانہ کا آدھ گھنٹہ کام کرنا بہت مشکل ہے۔ قائد اور زعماء کی ٹریننگ کے لئے مرکز کی طرف سے کوئی نمائندہ ہونا چاہیئے۔ جو دورہ کرے جس طرح کہ سکولوں وغیرہ میں انسپکٹر دورہ کرتے ہیں۔ اور ضروری ہدایات دے۔

۳۔ حکیم عبدالغفور صاحب سیالکوٹ نے اپنی بعض دقتیں اور ان کے حل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سیالکوٹ میں عموماً تین طبقے کے لوگ ہیں۔ (۱) مزدور (۲) کارخانہ میں کام کرنے والے (۳) امیران تینوں قسم کے افراد کا ایک جگہ جمع ہونا مشکل تھا اور ایک جگہ اکٹھے ہونے کے لئے آنے جانے میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ چونکہ صبح کا وقت یہ نہ دے سکتے تھے۔ اس لئے ہم نے شام کے بعد کا وقت لینا شروع کیا اس طرح پر یہ دقت رفع ہوئی۔

(۴) چودہری محمود احمد صاحب قائد لاہور نے بیان کیا۔ اگر انسان کوشش کرے اور سمجھے کہ مَیں نے یہ کام کرنا ہے۔ تو تمام دقتیں رفع ہو سکتی ہیں۔ صرف ایک دقت جو ہمیں پیش آتی ہے۔ اور رفع نہیں ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ اراکین یہ تو مان جاتے ہیں۔ کہ ہمارا قصور ہے مگر وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کو قصور کی سزا دی جائے۔

(۵) مولوی عبدالمنان صاحب عمر نے بتایا کہ جب سے مجلس قائم ہوئی ہے۔ عہدیداران میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر سال عموماً پرانے عہدیداران کا ہی تقرر ہو جاتا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ یہ کام نئے آدمیوں کے سپرد کیا جائے اور پرانوں کو ان کا صرف نگران مقرر کیا جائے۔ (۲) اصلاح کا زور زیادہ سزا پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ وعظ و نصیحت پر ہونا چاہیئے۔ (۳) ہمیں تحکم کو کم کرنا چاہیئے اور دل سے اس بات کو نکال دینا چاہیئے کہ یہ کام ہم پر بوجھ ہے۔

(۶) عبدالحمید صاحب ہوسٹل فضل عمر نے بیان کیا کہ ہمیں دقت یہ پیش آئی۔ کہ ہم نے کئی دفعہ دفتر مرکزیہ کو توجہ دلائی کہ ہمیں قرآن کریم پڑھانے اور ترجمہ سکھانے کا انتظام کیا جائے مگر اس طرف کوئی توجہ نہ دی گئی۔ اس پر جناب صدر محترم نے فرمایا۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ آپ نے ایک دفعہ بھی مرکز کو توجہ نہیں دلائی۔

۷۔ چودہری غلام حسین صاحب دارالرحمت نے بیان کیا۔ کہ جو کام قادیان کے زعماء کو کرنا پڑتا ہے وہ باہر کے کام سے مختلف ہے۔ مرکزی زعماء کو پانچوں نمازوں کی حاضری لینی ہوتی ہے۔ اور ان کا ریکارڈ رکھنا اور غیر حاضروں کی رپورٹ کرنا اور پوچھنا وغیرہ یہ بہت کام ہے۔ ان مشکلات کے باوجود چالیس اور تیس سال کے درمیان کا طبقہ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتا لہذا ہمیں چھوٹی عمر کے ممبران کو سائق بنانا پڑتا ہے۔ اس طرح پر جب چھوٹی عمر کا سائق بڑی عمر والے سے نماز کے متعلق پوچھتا ہے۔ تو وہ برا مناتا ہے لہذا میری تجویز یہ ہے کہ یہ قانون ہونا چاہیئے۔ کہ چالیس اور تیس سال کی عمر کے درمیان کے ممبران کو ہی سائق وغیرہ بنایا جائے۔

۸۔ چودہری کرم الہی صاحب ظفر زعیم دارالانوار نے کہا کہ ہماری جماعت کا واحد مقصد دنیا کے اندر تمدن قائم کرنا ہے۔ اور مولا کریم کو خوش کرنا۔ (۲) لئے ہمارے اندر پہلے تبدیلی کا ہونا ضروری ہے تا کہ دوسروں کو تلقین کر سکیں۔ جو پروگرام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے وہ مشکل نہیں۔ صرف ہمیں اپنی سستیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے مشکل نظر آتا ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ عموماً خدام خندہ پیشانی سے کام نہیں کرتے بلکہ بوجھ سمجھ کر کرتے ہیں۔

۹۔ مولود احمد صاحب دہلی نے دفتر مرکزیہ کے متعلق بعض شکایات پیش کیں۔ جس پر صدر محترم نے اپنے ذاتی علم کی بنا پر ان کی پُر زور تردید فرمائی۔

۱۰۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اطاعت کے پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اطاعت کر اور کرانے میں اکثر دفعہ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اطاعت کرانے والے کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ مجھے رہنا تو کام کر لے گا۔ لہذا خوشی سے اطاعت کرنی چاہیئے اس کے بعد آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض اقتباسات مشعل راہ سے اطاعت کے متعلق پڑھ کر سنائے۔ اور فرمایا کہ افسر اور ماتحت کا آپس میں کام خوش اسلوبی سے تبھی چل سکتا ہے۔ جبکہ ماتحت اپنے حاکم کے حکم کو خوشی سے قبول کرے اور افسر کو چاہیئے کہ وہ تحکمانہ رنگ سے پرہیز کرے۔

عہدیداران مرکزیہ کے جواب

۱۔ اس کے بعد چوہدری ظہور احمد صاحب مہتمم عمومی نے شریف احمد صاحب قائد لدھیانہ کی پیش کردہ دقتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ خدام کسی شہر کی نالیاں وغیرہ ہی صاف کریں۔ جن سے کمیٹی منع کرے۔ بلکہ وہ اپنے محلہ کی یا اپنی مساجد کی صفائی کریں۔ اور اپنے مناسب حال کوئی نہ کوئی خدمت خلق کا کام کریں۔ اس طرح حضور کا ارشاد پورا ہو سکتا ہے۔

۲۔ چودہری خلیل احمد صاحب ناصر مہتمم تعلیم نے فرمایا۔ کہ اگر عبدالحمید صاحب ہوسٹل فضل عمر کی شکایت دفتر مرکزیہ کے متعلق صحیح ہوتی تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ شکایت درست نہیں ہے۔ ایک مرتبہ بھی انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے متعلق نہیں لکھا۔ ہم میں سے تو ہر ایک کا مقصد ہی قرآن کریم سکھانا ہے۔ اور ساتھ ہی میں اعلان کرتا ہوں کہ جو مجلس چاہے درخواست کرے ہم انشاء اللہ ترجمہ اور قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں گے۔

(۳) چودھری غلام یٰسین صاحب مہتمم تربیت و اصلاح نے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ اور یہاں حضور کا اتنا بڑا مقصد ہے۔ وہاں ہمارا بھی بہت بڑا مقصد ہے۔ اسلئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ کرنا چاہیئے ہمارے اس شعبہ کا کام یہ ہے کہ وہ نماز باجماعت وغیرہ امور کا خیال رکھے۔ اور لغویات سے روکے۔ بعض دفعہ لغویات سے روکنے کے لئے سزا دینی پڑتی ہے۔ مولوی عبد المنان صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ سزا پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اکثر شعبہ جات پند و نصیحت وغیرہ کے ہیں۔ اور صرف ایک ہی شعبہ سزا کا ہے۔

(۴) شیخ ناصر احمد صاحب نائب معتمد نے فرمایا کہ چودھری غلام حسین صاحب نے کہا ہے کہ رپورٹوں کے فارموں پر اس قدر خانے ہوتے ہیں۔ اور انکو پر کرتے کرتے بہت وقت خرچ ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کسی کام کو شوق سے کیا جائے۔ تو وہ آسان ہو جاتا ہے۔ رپورٹ انسان کو اس کی خامیوں کی طرف توجہ دلاتی ہے اور یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جو اپنے کام کی رپورٹ نہیں دیتے۔ وہ بالآخر بالکل سست ہو جاتے ہیں رپورٹ انسان کو چُست بناتی ہے۔ اور کام کو احسن طریق پر ادا کرنے کی تحریک کرتی ہے۔ رپورٹ سے گریز کام نہ کرنے والا ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ جو کام کرے گا وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ بھی خوشی اور شوق سے بھجوائیگا۔ پس مجالس کو رپورٹیں باقاعدگی سے بھجوانی چاہئیں کہ بجز اس کے اُن میں بیداری پیدا نہیں ہو سکتی۔

(۵) ملک عطاء الرحمن صاحب معتمد نے فرمایا کہ آج ہم یہاں اپنے خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم پر یہ ساتواں سال اپنی برکتوں کے ساتھ گزر رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں نوازا۔ اس ساتویں سال میں حضور پر اپنے مصلح موعود ہونے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے انکشاف ہوا۔ یہ ساتواں سال اپنے اندر خاص برکت رکھتا ہے۔ قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سات کا عدد تکمیل کا عدد ہے۔ اور یہ عدد اس بات کی امید اور یقین دلاتا ہے کہ دنیا کی ترقی احمدیت اور خدام کے ساتھ وابستہ ہے۔

یہ سال ہمارے لئے اس سے بھی بابرکت ہے کہ جہاں حضور نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اظہار فرمایا۔ وہاں ہر احمدی کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی قرار دے دیا۔ یہ بہت بڑی برکت ہے۔ جو حضور نے ہم کو بخشی۔ پس ہمارا مقصد دلوں کو تسخیر کرنا ہے نہ کہ جسموں کو

اس کے بعد جناب صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے آخری صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا باوجودیکہ بعض خدام نے بیان کی ہوئی دقتوں کا حل بتایا ہے تاہم میں بھی چند ایک کا حل بیان کرتا ہوں بغیر کسی مذہب و ملت کے امتیاز کے ہم کو دوسرے لوگوں کے ساتھ اس قسم کا تعلق پیدا کرنا چاہیئے کہ ان کو ہم پر کامل اعتماد ہو جائے اس کے بعد ان کو اپنے گھر صاف رکھنے کی تلقین کرنا چاہیئے اور خود بھی ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ تبلیغ میں بھی ممد ہو سکتا ہے جن شہروں میں ممبران ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ وہ علیحدہ طور پر احزاب کی شکل میں اپنی اپنی جگہ کام کر سکتے ہیں۔ اور اپنی مشکلات سے نجات پا سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ تمام ایک ہی جگہ اکٹھے ہو کر کام کریں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کون سا وقت کام کے لئے دیں۔ ہمارے پاس وقت نہیں۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ مجھ سے تو جب بھی کوئی پوچھے میں تو صبح کی نماز سے پہلے کا وقت بتاتا ہوں بعض دوستوں نے مرکز کی طرف سے دورہ کرنے والا نمائندہ ہونے کی تجویز پیش کی ہے سو یاد رہے۔ کہ فی الحال یہ امر ہمارے لئے مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے مشکل ہے اور اس کی آسانی کے لئے ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مالی حالت کو مضبوط بنا دے۔

مجلس شوریٰ

اس کے بعد ۱۲ بجے شب شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی جس میں تمام وہ تجاویز جو مجالس مقامی و بیرونی نے بھجوائی تھیں اور جو مجلس عاملہ مرکزیہ نے شوریٰ کے اجلاس میں پیش ہونے کیلئے منظور کی تھیں۔ باری باری شعبہ متعلقہ کے مہتمم صاحب نے پیش کیں۔ اور اظہار رائے ہوا۔ یہ کارروائی ایک بجکر ۵ منٹ پر ختم ہوئی خدام اپنے خیموں میں گئے۔ حاضری لگائی گئی۔ اور ۱½ بجے شب دعاء النوم پڑھ کر خدام کو شب بخیر کہا گیا

تنبیہ اول

چونکہ منتظمین کام میں

مصروفیت کے باعث تین بجے کے بعد سوئے اس لئے آج صبح نماز تہجد قضا ہو گئی۔ اور خدام نماز فجر کی اذان پر بیدار ہوئے۔ نماز فجر کے بعد ورزش اجتماعی ہوئی۔ بیرونی خدام بہشتی مقبرہ دعا کے لئے گئے۔ ناشتہ کیا گیا۔ اور خدام انتخاب صدر کے لئے جمع ہوئے۔ صدارت کے لئے ایک ہی نام سب مجالس کی طرف سے پیش ہوا تھا۔ اس لئے قاعدہ کے مطابق نمائندگان کی آراء شمار کی گئیں۔ اور صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے انتخاب کا اعلان کیا گیا اس کے بعد علمی مقابلوں کا بقیہ حصہ ہوا۔ اخلاقی مقابلے ہوئے۔ اسی دوران میں گیارہ بجکر پچاس منٹ پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ وآطلع شموسہ طالعہ مقام اجتماع میں تشریف لائے حضور نے مقام اجتماع کے خیموں کا معائنہ فرمایا اور پھر جو اس کے امتحان کے متعلق بعض ہدایات ارشاد فرمائیں۔ اور حضور کی موجودگی میں بعض خدام کا امتحان لیا گیا۔ اس کے بعد حضور سٹیج پر تشریف لائے۔ اور ایک بجکر ۱۰ منٹ پر تقریر شروع فرمائی جس میں حضور نے فرمایا۔ کہ خدام الاحمدیہ نے دو باتیں سیکھنی ہیں۔ اوّل یہ کہ ہم نے لوگوں کو کیا کہنا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ہم نے وہ کیوں کر کہنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدام اپنے اندر قرآن کریم کی تعلیم کو عام کریں۔ ہر خادم ترجمہ قرآن کریم جانتا ہو۔ علاوہ ازیں نیک نمونہ جو دوسروں پر اثر ڈالے وہ بھی قائم کرنا چاہیئے۔ اور عمل سے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنا چاہیئے۔

حضور نے بہت سی اہم ہدایات فرمائیں جو انشاء اللہ العزیز تفصیلی طور پر شائع کی جائینگی۔ حضور کی تقریر سینتالیس منٹ جاری رہی۔ اور دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔ حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور مقام اجتماع میں اپنے خدام کے درمیان دو گھنٹے اور بائیس منٹ صرف فرمائے۔ اور ۲ بجکر ۱۲ منٹ پر واپس تشریف لے گئے (بقیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال کا وقار عمل

ایک احمدی بھائی کی فصل جو خراب ہو رہی تھی کاٹی

موضع اٹھوال سے کوئی دو کوس پر ایک گاؤں ہے جس کو نادوان مغلاں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے وہاں صرف ایک ہی احمدی بھائی ہیں۔ جو زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کا نام چودھری جھنڈے خان صاحب ہے۔ اُن کا ایک چاولوں کا کھیت تھا جس کا رقبہ ۲½ گھماؤں ہے جو بالکل پکا ہوا تھا اور قابل کٹائی تھا۔ غیر احمدی نے اس میں رات کے وقت پانی چھوڑ کر کھیت کو بھر دیا۔ پانی تقریباً ۲½ فٹ تک چڑھ گیا اور ۱۲ دن تک برابر کھڑا رہا۔ جس کی وجہ سے بدبو۔ مچھر۔ جوکیں وغیرہ پیدا ہو گئیں۔ اور اس وجہ سے کوئی شخص اس فصل کو کاٹنے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ یہ خبر جب جماعت احمدیہ اٹھوال کو پہنچی۔ تو امیر صاحب نے ایک آدمی بھیجکر پتہ منگوایا معلوم ہوا کہ مزدور تو کام پر لگائے گئے تھے۔ لیکن غیر احمدی لوگوں نے اُن کو فصل کاٹنے سے روک دیا۔ امیر صاحب نے یہ اطلاع پا کر خدام الاحمدیہ اٹھوال میں اعلان کر دیا کہ کل خدام اپنی اپنی درانتیاں لیکر باقاعدہ ایک جلوس کی صورت میں نادوان مغلاں روانہ ہوں۔ چنانچہ ایک سو دو خدام روانہ ہو گئے۔ اور آٹھ بجے صبح وہاں جا کر فصل کاٹنا شروع کر دی۔ اگرچہ کھیت کا رقبہ بھی بہت زیادہ تھا۔ اور پانی کی وجہ سے مچھر اور جوکوں کی بہتات تھی۔ مگر اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے ہمارے خدام الاحمدیہ نے ساڑھے تین بجے تک سارا کھیت کاٹ کر رکھ دیا۔ بعد میں ساری فصل کو پانی والے کھیت سے نکال کر دوسرے کھیت میں اکٹھا کر کے ترتیب سے رکھا۔ کئی خدام کو جوکیں لگ گئیں بعض کو چاولوں کی نالیاں ہاتھوں میں چبھ گئیں اور ان کے ہاتھ زخمی ہو گئے۔ کئی ایک کو خارش ہونے لگی۔ لیکن خدام نے ہر قسم کی تکلیف کو خدا کیلئے برداشت کرتے ہوئے تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ جس کا اثر تمام گاؤں کے غیر احمدیوں پر نیز راستہ میں آنے والے گاؤں پر بہت اچھا ہوا۔ اسی وقت نادوان مغلاں کے تین چار اشخاص نے بیعت کرنے کا وعدہ کیا۔

چودھری جھنڈے خان صاحب پر کسی قسم کا بوجھ کھانے وغیرہ کا نہ ڈالا گیا۔ خدام کھانا گھروں سے کھا کر گئے اور پھر شام کو واپس اپنے گھروں میں آ کر کھایا۔

انجمن احمدیہ موسیٰ بنی مائینز کی تبلیغی مساعی

مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائینز کے متصل ایک احمدیہ ریڈنگ روم کھولا گیا ہے۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے لئے کتب مہیا کی گئی ہیں۔ اور ہر زبان میں کتابیں رکھی گئی ہیں۔ خصوصاً اردو۔ انگریزی۔ اڑیہ بنگالی۔ ہندی۔ گورمکھی زبانیں جاننے والے لوگ اس جگہ کارخانہ ہونے کے سبب بکثرت موجود ہیں۔ اور اس ریڈنگ روم سے بہت فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور احمدیہ لٹریچر کو تعلیم یافتہ نوجوان بہت پسند کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جناب مولوی ابوالبشارت۔ عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ تبلیغی دورہ میں اس جگہ تشریف لائے۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ آپ نے چار لیکچر دیئے علاوہ تربیتی لیکچر کے۔ جو بہت ہی قابل تعریف تھے۔ ہال تعلیم یافتہ طبقہ سے بھرا رہتا تھا ہر مذہب و ملت کے لوگ شوق سے لیکچر سننے کے لئے آتے تھے۔ اور لیکچر سنکر بہت محظوظ ہوتے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا۔ کہ تمام عمر میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ہم نے اس قسم کا لیکچر سنا۔ بہت سے اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ اور کمپنی کے افسروں سے مل کر تبلیغی لٹریچر پیش کیا۔ کمپنی کے لیبر افسر اور A.R.P. افیسر مسٹر سنا کے زیر صدارت ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں تبلیغ احمدیت کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا۔ کہ کس طرح جماعت احمدیہ موسیٰ بنی نے سٹرائیک کے موقعہ پر کمپنی کی امداد کر کے انعام میں یہ عالیشان مسجد حاصل کی۔ لیبر صاحب نے بہت ہی تعریف کی اور احمدیوں کو مبارکباد دی۔ تربیتی کام میں مولوی صاحب نے خوب روز ایک کر دیا۔ قرآن اور حدیث کا درس بھی دیتے رہے۔ خطبہ جمعہ اور خطبہ عید میں بھی آپ نے تربیتی مضامین بیان کئے۔ مستورات میں بھی آپ کا لیکچر ہوا۔ خدام الاحمدیہ کو بھی آپ نے بعض مفید نصائح کیں۔ خاکسار فیاض الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کا ترانہ

یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ احرار کو مسلمان کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ایک اور نظم ملاحظہ فرمایئے۔ جو "احرار کا ترانہ" کے عنوان سے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۴ء کے اخبار "زمیندار" نے شائع کی ہے۔ اور جو یہ ہے:۔

احرار کے لیڈر ہیں بڑے کام کے بندے
افسوس کہ اب بھانپ گئی قوم یہ پھندے
ہر ڈھب سے کیا کرتے ہیں چندے ہی کے دھندے
کیا اب بھی غم گردشِ ایام نہ ہوگا
بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

پیسے سے غرض رکھتے ہیں بس کام یہی ہے
مطلوب یہی شاہدِ گلفام یہی ہے
راحت بھی یہی عیش بھی آرام یہی ہے
حاصل ہمیں کیا وصل کا اب جام نہ ہوگا
بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

صد حیف کہ اب بھی نہ ہو کچھ قدر ہماری
پگڑی شرفا کی سرِ بازار اتاری
ملت کو دکھاتے ہیں رہ ذلت و خواری
جو ہم نے کیا غیر سے وہ کام نہ ہوگا
بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

افسوس رہے ہم نہ ادھر کے نہ ادھر کے
ہم بیٹھ گئے حباب کی مانند ابھر کے
ہاتھوں سے تذبذب کے ہیں گھاٹ نہ گھر کے
کیا شہرہ ہمارا سحر و شام نہ ہوگا۔
بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلیئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۶۶۶۶ منکہ آمنہ بی بی زوجہ حنیف محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات طلائی ۲ تولہ قیمتی ۵۰/- روپیہ۔ زیورات نقرئی بیس تولہ قیمتی مبلغ بیس روپیہ۔ لہٰذا کل جائیداد کی قیمت ۱۷۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد۔ آمنہ بی بی۔ گواہ شد حنیف محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد شہاب الدین۔

۶۵۹۰ منکہ امۃ الحفیظ بیگم زوجہ خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ نیز ایک عدد کڑے طلائی وزنی اندازاً ۴ تولہ۔ دو جوڑے بندے طلائی۔ ایک مندری طلائی۔ تین انگوٹھیاں طلائی جن کا مجموعی وزن قریباً تین تولہ اور ایک عدد جوڑہ پازیب نقرئی وزنی آدھ سیر ہے۔ اسکی اور نیز جو بوقت وفات میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ۔ امۃ الحفیظ حال بھول منڈی بھول والا دروازہ قادیان۔ گواہ شد مرزا منیر احمد۔ گواہ شد خلیفہ صلاح الدین خاوند موصیہ

۶۵۹۸ منکہ امۃ الرحمٰن زوجہ ڈاکٹر اقبال علی غنی قوم سید قریشی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک قطعہ زمین واقعہ دارالفضل قیمتی ۱۰۵۰/- روپے (۲) سونا بصورت زیورات ۱۵ تولہ۔ (۳) مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے۔ اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو کچھ میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ۔ امۃ الرحمٰن بقلم خود۔ گواہ شد ذوالفقار علی غنی پسر موصیہ۔ گواہ شد اقبال علی غنی بحروف انگریزی خاوند موصیہ۔

۶۴۵۳ منکہ جلال الدین احمد ولد لفٹیننٹ شیخ نواب الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد قریباً ۷۵/- روپے ہے۔ (ڈھائی روپے روزانہ) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد۔ جلال الدین احمد بنگلہ نمبر ۱۶ بمبئی پونا روڈ دیہو روڈ۔ گواہ شد۔ نواب دین لفٹیننٹ سنٹرل پروویژن ڈپو دیہو۔ گواہ شد عبدالرؤف خان احمدی۔ سی۔ جی۔ او۔ ڈیہو ایمونیشن ڈپو ڈیہو روڈ پونہ۔

۶۶۵۳ منکہ محمودہ بیگم زوجہ غلام احمد

قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۸ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع شاہ پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۹-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ۵۰۰/- روپیہ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور زیورات طلائی قیمتی ۲۰۰/- روپے۔ کل ۷۰۰/- روپے میری جائیداد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے ورثار کا حق ہوگا۔ کہ وہ میری اس وصیت کی پوری پوری پابندی کریں۔ الامۃ محمودہ بیگم۔ گواہ شد غلام محمد بھڈیار احمدی۔ گواہ شد غلام احمد خاوند موصیہ۔

۷۵۲۱ ۔ منکہ امینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب قوم قریشی صدیقی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن B 19، دریا گنج ڈاکخانہ دہلی۔ ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۹-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی مندرجہ ذیل جائیداد کی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ ۱۰۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ ایک ٹکڑا زمین قادیان میں ہے۔ جو میں نے حال ہی میں ۸۰۰/- روپیہ کا خریدی ہے۔ اور ۵۰۰۰/- روپیہ مہر ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور اس وقت کی قیمت سے ۲۵۰۰/- روپے کے زیور ہیں۔ نیز ایک جائیداد ہم سب بہن بھائیوں کی لاہور میں ہے۔ جس کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی جو حصہ اس جائیداد میں سے مجھے ملے گا۔ ان سب کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ امینہ بیگم گواہ شد مرزا منیر احمد۔ گواہ شد سید عبد اللطیف خاوند موصیہ۔

۷۵۶۶ ۔ منکہ محمد عبد اللہ ولد سجاول

قوم بانگر پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۸ء ساکن ماننگٹ اونچے ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱۰ ۶-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کل جائیداد مبلغ ۴۰۰/- روپے ۴۴

...قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر آئندہ کبھی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد میں اضافہ ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد

وہاں بھی وہ موجود تھے

سکھ سگنلر کی حیرت انگیز بہادری

اراکان کے محاذ پر ایک سخت حملے کے دوران میں جالندھر پنجاب کے ایک سکھ سگنلر مہنا سنگھ توپوں مشین گنوں اور مورٹروں کے سخت فائر کے باوجود چار مرتبہ ایک کھلے میدان سے گزرا۔ اور نہایت اطمینان سے مورچہ بندی کے شگافوں کی مرمت کر کے آیا۔ جب وہ برطانوی کمپنی کے ہیڈ کوارٹر پر پہنچا۔ تو افسر نے حیران ہو کر اس سے پوچھا۔ کہ تم کہاں گیا تھا۔ سگنلر نے بڑے سکون سے گولیوں سے پٹے ہوئے میدان کی طرف اشارہ کیا۔ اور کہا۔

"جب گولیوں کی بوچھاڑ قریب ہوتی تھی۔ تو بس میں اپنا سر جھکا لیتا تھا۔"

اس کے بعد وہ پھر اس خطرناک علاقے سے گزرا۔ اس دفعہ ایک گشتی دستے کو اس علاقے میں سے گذرنے کا راستہ دکھانے کیلئے گیا۔ اس راستے سے زرہ پوش گاڑیوں کے ذریعے رسد بھیجنا ضروری تھا۔ کیونکہ غیر زرہ پوش گاڑیاں اس خطرناک علاقے سے نہیں گزر سکتی تھیں۔

اگر آپ ایسے جوانمردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں۔ تو ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق جملہ تفصیلات کسی بھرتی دفتر سے معلوم کریں۔

زد جام عشق

یہ وہ شہرہ آفاق نسخہ ہے۔ جسے رؤسا استعمال کرتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزار کے خالص اور اعلیٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ قوت کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ۸ کی چھ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضکا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ ۱۶ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ایک دفعہ کا امتحان ہمیشہ کا اطمینان

آپ یا آپ کے عزیزوں میں سے اگر کوئی ملیریا یا دوسرے بخار میں مبتلا ہو۔ تو آپ فوراً اوگلون استعمال کیجئے اور کرائیے۔ اس کے استعمال کے بعد آپ دوسری تمام ادویات کو بھول جائیں گے۔ یکصد ٹکیہ دو روپیہ صرف علاوہ محصول ڈاک وپیکنگ۔

دی تھری برادرز قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر 1975/6.8/27 کوڈ ورڈ "CABON"

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو لاہور میں ۲۴ من آلو اور ۳۰۰۰ من پیاز سپلائی کرنے کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر فارم دفتر کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے ۱۹۴۴ء کام کے دنوں میں دو بجے تین بجے بعد دوپہر تک اور ہفتہ کے دنوں میں بارہ بجے لیکر ایک بجے بعد دوپہر تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ قیمت ٹنڈر مقامی طور پر ایک روپیہ اور اگر لاہور اور کراچی کینٹ سے باہر بذریعہ ڈاک منگوایا جائے۔ تو ایک روپیہ گیارہ آنے ہے۔ ٹنڈر فارم بصیغہ وی۔پی ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ نقد رقم بذریعہ منی آرڈر پر روانہ ہوں گے۔ سربمہر ٹنڈر آفس سپرنٹنڈنٹ جنرل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے آفس ایمپریس روڈ لاہور کو ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۴ء بروز سوموار دو بجے بعد دوپہر تک مل جانے چاہئیں۔ ٹنڈر اگلے کام کے روز تین بجے بعد دوپہر اسی دفتر میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر دہندگان اگر چاہیں۔ تو ٹنڈر کھولنے وقت ان کو وہاں موجود ہونے کی اجازت ہوگی۔ کنٹرولر آف سٹورز۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار ۲۰۰۰۰ روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جسکی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیساکہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ سورۃ ۱۰ آیت ۴۷۔ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیساکہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے۔ ۲۳/۴۴ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ توہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳/۸۵۔ اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔

ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۵ اکتوبر قاہرہ کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ یونان کے وطن پرست دستوں نے یونان کے صدر مقام ایتھنز کو آزاد کرا لیا ہے۔ اسی اثنا میں ایتھنز کی بندرگاہ پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ایتھنز پر جرمنوں کا قریباً ۳½ سال تک قبضہ رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو جو احمد نگر قلعہ میں نظر بند ہیں اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملاقات کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

حیدرآباد دکن ۱۵ اکتوبر۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلطان عبدالمجید خان جو شہزادی برار کے والد ماجد تھے ۲۳ اگست کو پیرس میں وفات پا گئے۔ ۱۹۱۹ء میں جنگ عظیم کے بعد اتحادیوں نے ترکی پر فوجی قبضہ کر رکھا تھا۔ اور سلطان وحیدالدین ترکی کے بادشاہ تھے۔ ترکان احرار نے مصطفیٰ کمال پاشا کی سرکردگی میں استنبول کو دوبارہ فتح کیا۔ تو سلطان عبدالمجید خان کو جو آل عثمان تھے تخت نشین کر کے خلیفۃ المسلمین مقرر کیا۔ مگر پھر خود ہی معزول کر دیا۔ اور سلطان مصیبت زدہ ہو کر لنڈن چلے گئے۔ ان پر رحم کھا کر والی دکن نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ فرمانروائے بھوپال نے بھی اسی زمانہ میں کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا سلطان عبدالمجید اس خاندان عثمانی کے آخری یادگار تھے۔ جس نے صدیوں روم۔ مصر۔ شام۔ عرب اور لطف سے زیادہ حصہ یورپ پر حکومت کی۔

بمبئی ۱۵ اکتوبر۔ حکومت ہند کے ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ نے مختلف صوبوں اور ریاستوں میں کپڑے کی تقسیم کی نئی سکیم کی منظوری دیدی ہے۔ انڈسٹریز کمیٹی کی یہ سفارش منظور کر لی گئی ہے کہ کپڑے اور سوت کی قیمتیں گھٹا دی جائیں چنانچہ کپڑے کی ماہ جون۔ جولائی۔ اور اگست کی قیمتوں میں ایک آنہ فی روپیہ کی کمی ہوگی۔ اور دھاگہ کی قیمتوں میں ایک آنہ سے تین آنہ تک کی کمی ہوگی۔

واشنگٹن ۱۵ اکتوبر۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ڈانلڈ این نیلسن نے چین کے دورہ سے واپس آ کر بتایا کہ چین کے اکثر صنعتی شہر اس وقت جاپان کے قبضہ میں ہیں۔ اس کی بہت سی ریلوں پر یا تو جاپان نے قبضہ کر لیا ہے۔ یا کاٹ دیا ہے۔

نیویارک ۱۵ اکتوبر۔ ایک جاپانی

نیوز ایجنسی نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ ۱۲ ستمبر کے روز جزائر فلپائن کے پرے ایک آبدوز نے جاپانی جہاز پر حملہ کیا جس کے نتیجہ کے طور پر ایک ہزار برطانوی اور امریکی جنگی قیدی غرق ہو گئے صرف ۱۵۰ بچائے جا سکے۔

بمبئی ۱۵ اکتوبر۔ جنرل ڈیگال کی حکومت نے وشی گورنمنٹ کے تمام امتیازی قوانین منسوخ کر کے مساوات قائم کر دی ہے۔ اب تمام فرانسیسیوں کے لئے خواہ پیدائش کے وقت اس کے باپ کی قومیت کچھ بھی کیوں نہ ہو سرکاری ملازمتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا آئندہ اجلاس حسب دستور سابق نومبر میں ہوگا۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ کہا جاتا ہے کہ اندھے اپنی لاٹھیاں پھینک دینے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور لاٹھیوں کے بجائے ریڈیائی راہ نما آلہ کا بکس لے کر چلیں گے۔ جس کی مدد سے وہ اپنے رستہ کی رکاوٹیں دیکھ لیں گے۔ کیونکہ اس کا پہلا تجربہ کامیاب ہو چکا ہے۔

مدراس ۱۵ اکتوبر۔ مکہ اور مدینہ سنٹرل ریلیف کمیٹی بلاد عربیہ کے فاقہ زدگان کی امداد کے لئے ایک ہزار ٹن گندم بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس امداد پر تقریباً ۲ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ ڈیلی ایکسپریس میں ایک افواہ شائع ہوئی ہے کہ جرمن جرنیلوں نے ہٹلر کے خلاف نئی بغاوت شروع کر دی ہے سٹاک ہالم کے اخبار افٹون بلاڈٹ نے لکھا ہے کہ بغاوت کی وجہ یہ ہے کہ ہٹلر نے طوفانی دستوں کے ایک جرنل کو وارسا میں جرمن فوجوں کا کمانڈر انچیف مقرر کیا۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ جزیرہ کارفو کی باقی ماندہ جرمن فوجوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اس جزیرے کے بالمقابل البانیہ کی ایک بندرگاہ ساراندے پر اتحادیوں کی فوجیں اتاری گئی تھیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ نوارے میں سپین کے باغیوں اور سرکاری فوجوں کے درمیان جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ اور بہت جلد سپین میں سنسنی خیز واقعات رونما ہونے والے ہیں۔

ہل (یارک شائر) ۱۵ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بندرگاہ ہل میں بطور مجموعی ۹۲ ہزار عمارتیں تھیں۔ جن میں سے بمباری کی وجہ سے ۸۶ ہزار تباہ ہو گئیں یا انہیں نقصان پہنچا۔ بطور مجموعی ایک لاکھ ۱۵ ہزار اشخاص بے گھر ہوئے۔

ڈیرہ دون ۱۵ اکتوبر۔ دیا نند انٹرمیڈیٹ کالج کے ۱۵۰ بورڈروں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ ان کی شکایت یہ ہے کہ ہوسٹل منیجر کا سلوک اچھا نہیں۔

پرل ہاربر ۱۵ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ دوشنبہ کو ایک جزیرہ کے قریب اتحادی ہوائی جہازوں نے حملے کر کے ۲۷ جاپانی جہازوں کو غرق کر دیا۔ ان میں چھوٹی آبدوزیں بھی شامل ہیں۔

لورپول ۱۵ اکتوبر۔ ہندوستانی جنگی قیدیوں کا ایک گروہ جو کئی ماہ جرمنوں کی قید میں رہا۔ جرمن جنگی قیدیوں کے ساتھ تبادلہ کے سلسلے میں واپس انگلستان پہنچ گیا ہے۔ اور اب وہ ایسٹ انڈیا کے ایک ہسپتال میں ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ کل رات انگریزی بمباروں نے جرمنی پر پھر حملہ کیا۔ اور جرمنی کی سب سے بڑی دریائی بندرگاہ ڈیوز برگ پر حملہ کیا۔ اور رات کو پھر اس پر حملہ کیا گیا۔ اس وقت جب ہمارے ہوا باز وہاں پہنچے تو دیکھا کہ آگ بھڑک رہی ہے۔ یہ آگ دن کے حملہ کے وقت لگی تھی۔ ہمبرگ اور برلن پر بھی حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ شیلٹ کے علاقہ میں جہاں جرمن موجود ہیں۔ وہاں کنیڈی دستے کہیں آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور کہیں پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ لیوپولڈ نہر کے پاس کنیڈی فوجیں دو میل آگے بڑھ گئی ہیں جرمنی کی سرحد کے پاس دوسری برطانوی فوج ایسے جنگلوں میں بڑھ رہی ہے۔ جہاں دشمن نے حفاظت کا بے حد انتظام کر رکھا ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ جرمن آخن میں زبردست مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور بے تحاشا گولے برسا رہے ہیں

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ مارشل ٹیٹو کے اعلان سے یہ بات پختہ ہو گئی ہے۔ کہ روسی فوجیں بلغراد کے گلی کوچوں میں لڑ رہی ہیں۔

ماسکو ۱۵ اکتوبر۔ روسی فوجیں بوڈاپسٹ کی طرف سرعت سے بڑھ رہی ہیں اور دشمن نے بوڈاپسٹ خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ اٹلی میں امریکن پانچویں فوج کے دستے اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس مورچہ پر ایک ماہ کے اندر ۸ ہزار جرمن قیدی بنا لئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ اکتوبر۔ جاپان نے اعلان کیا۔ کہ اتحادیوں نے فارموسا پر پھر حملہ کیا۔ اور اس حملہ کا زیادہ زور اوکاآما مقام پر رہا۔ جو جاپانیوں کا بہت بڑا اڈا ہے۔

کانڈی ۱۵ اکتوبر۔ اراکان میں جاپانی اپنی چوکیوں سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ٹڈیم کے علاقہ میں کسی تبدیلی کی خبر نہیں آئی جاپانی برابر مقابلہ کر رہے ہیں۔

الہ آباد ۱۵ اکتوبر۔ مسٹر ٹی۔ ایس تھامس جو کہ گورنر یو۔ پی کے سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ سیواگرام سے یہاں پہنچے۔ اور بمبئی روانہ ہو گئے۔ ان کی تازہ سرگرمیوں کو انتہائی پردہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کے سوال پر مسٹر تھامس نے بتایا۔ کہ فی الحال میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ کہنا غلط ہوگا۔ کہ گاندھی جی سے میری ملاقات کا ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ سونا حاضر ۷۶ روپے چاندی ۱۲۳/- پونڈ ۴۴/- روپے امرتسر سونا ۶۹/۴/- روپے۔

روما ۱۵ اکتوبر۔ اطالوی ٹریبیونل نے بنک آف اٹلی کے گورنر ریزانی کو ۳۰ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ کیونکہ اس نے بنک کا سارا سونا جرمنی کے حوالے کر دیا تھا۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ چونکہ فلپائن میں امریکن بیڑے کے وجود سے ڈچ ایسٹ انڈیز سے